رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۵ــہ
ششماہی ۳؍
سہ ماہی ۱؍۱۲

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ــہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۸۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائیگی

"یہ تخم (احمدیت کا) جو زمین میں بویا گیا۔ آہستہ آہستہ نشوونما پائے گا۔ یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اُٹھ جائے گی۔ گویا باطل مر جائے گا۔ اور ہر ایک سینہ میں سچائی کی رُوح پیدا ہوگی۔ اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائے گی۔ مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ تدریجاً ہوگا۔ اس تدریجی ترقی کیلئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا۔ یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے۔ اور الٰہی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس ایسا آدمی سخت جاہل ہوگا۔ کہ جو مسیح موعود کی وفات کیوقت اعتراض کرے۔ کہ وہ کیا کر گیا۔ کیونکہ اگرچہ یکدفعہ نہیں۔ مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا۔ تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا۔ اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا۔ یہانتک کہ ایک دائرہ کی طرح دُنیا میں پھیل جائیگا۔ وہ وقت اور گھڑی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے۔ جب یہ انجیل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئیگی۔ جسطرح تم دیکھتے ہو۔ کہ دہابیت بھی یکدفعہ زمین میں نہیں پھیلی۔ بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا۔ ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دُنیا اپنی کروٹ بدلیگی۔ نماشہ بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ یکدفعہ دُنیا اُلٹ پلٹ ہو جائیگی۔ بلکہ جسطرح کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ویسا ہی ہوگا۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۶۱)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو پاؤں میں تکلیف زیادہ رہی اور ورم بھی کسی قدر بڑھ گیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزش پیشاب۔ بواسیر اور پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج نئے سال کی جماعت بندی کے لئے مدرسہ احمدیہ کھل گیا۔ بچوں کو جلد بھیجنا چاہیئے۔

افسوس مسماۃ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ منشی محمد حنیف صاحب قادیان ۱۴ اپریل کو بعمر ۴۳ سال فوت ہو گئیں اور میاں فتح الدین صاحب سکنہ بھوپال ضلع گجرات بعمر ۷۵ سال کی نعش ان کے وطن سے لائی گئی۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ دونوں جنازے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھائے۔ اور نعشیں مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصولی چندہ کے لئے چُست اور فرض شناس اصحاب توجہ فرمائیں

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء میں جو الفضل مجریہ ۱۹ فروری ۱۹۳۷ء میں شائع ہؤا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک چندہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں جماعتوں کے افراد کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں پریذیڈنٹ یا سکرٹری سست ہوں۔ وہاں کی جماعت کے دوسرے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ خدا تعالےٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کسی جماعت سے پوچھے گا۔ کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا۔ کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ کہے گا تم میں سے ہر ایک شخص پریذیڈنٹ اور سکرٹری تھا۔ اور تمہارا فرض تھا۔ کہ جب کوئی پریذیڈنٹ اور سکرٹری سستی میں مبتلا تھا۔ تو تم خود اسکی جگہ کام کرتے"

چندہ جلسہ سالانہ اور توسیع مساجد وغیرہ کے متعلق جو تحریک جولائی ۱۹۳۶ء میں کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں ابھی تک بہت ناکافی رقم وصول ہوئی ہے۔ میں تمام احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہؤا ان سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینگے اور ہر فرد جماعت سے اس کی ماہوار آمد کا تیسرا حصہ وصول کرکے بھجوائیں گے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر بوجہ اس کے کہ پہلے کی نسبت زیادہ احباب تشریف لائے۔ اور بوجہ اس کے کہ اشیاء اور اجناس کے نرخ بڑھے ہوئے تھے۔ پہلے کی نسبت بہت زیادہ خرچ ہؤا۔ اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے تمام احباب جماعت کو بحصہ رسدی اپنا بوجھ اٹھانا چاہیئے۔ جو دوست اس کار خیر میں خاص کوشش فرمائیں گے۔ ان کے نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بغرض دعا پیش کئے جائیں گے

ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ اپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

۱۹۱	چودہری خدا بخش صاحب ضلع امرتسر	۱۹۷	چودہری جھنڈا صاحب ضلع امرتسر
۱۹۲	" علی محمد صاحب "	۱۹۸	" نواب الدین صاحب شیخوپورہ
۱۹۳	مسماۃ بائی صاحبہ "	۱۹۹	مسماۃ مہتاب بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۹۴	چودہری امام بخش صاحب "	۲۰۰	بشیر احمد صاحب " "
۱۹۵	مسماۃ نتھو صاحبہ "	۲۰۱	خدا یار صاحب " منٹگمری
۱۹۶	" حستی صاحبہ "	۲۰۲	مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ " گجرات

احباب قادیان کی خدمت میں گزارش

اگر آپ اپنی لڑکیوں کو مغربی تعلیم کے اثرات بد سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں مڈل کا امتحان پاس کرانے کے بعد نصرت گرلز سکول کی شاخ دینیات میں داخل کرادیں۔ جہاں تین سال کے عرصہ میں طالبات کو قرآن مجید کی ضروری تفسیر حدیث۔ سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حقیقۃ الوحی۔ دعوۃ الامیر۔ احمدیت یا حقیقی اسلام اور متعدد دیگر کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ہوم نرسنگ اور امور خانہ داری کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ زبان انگریزی میں گفتگو جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے بھی سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ نصاب طالبات کو مغربیت کے اثر سے بچانے اور سلسلہ عالیہ کی تعلیم سے واقف کرکے ان کی صحیح تربیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ مولوی عبد الوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولوی علی قاسم صاحب بنگالی مولوی فاضل ابن چودہری ابوالہاشم خان صاحب۔ مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ میر محمد عبد اللہ صاحب منشی فاضل۔ مولوی فضل الدین صاحب مولوی فاضل اور قریشی حسن محمد صاحب قادیان امسال بی۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

(۲) میرے بھائی علم الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سلطان علی بھیرو چیچی (۳) خاکسار کئی روز سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ فتح محمد از راولپنڈی

(۴) مولوی محمد فاضل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سکنہ بیروالہ کے لڑکے احمد بخش صاحب دماغی عارضہ کے باعث بیمار ہیں۔ نیز ڈاکٹر محمد احسان صاحب بھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد شفیع کبیر والا۔ (۵) سید عبد الحمید صاحب امسال کنگ ایڈورڈ میڈیکل سکول اندور (سنٹرل انڈیا) سے ڈاکٹری کے آخری امتحان میں شریک ہو رہے ہیں احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد عبد الرحیم لدھیانہ

اعلانات نکاح

(۱) چودہری فضل الٰہی جنجوعہ کا نکاح مسماۃ حمیدہ بیگم بنت اخویم مکرم محمد حسین صاحب قوم کھوکھر ساکن قادیان سے بعوض مبلغ تین سو روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۹ اپریل کو پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار نذیر احمد رحمانی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (۲) ۲ اپریل میرے لڑکے عبد الرحمٰن خان کا نکاح بی بی خدیجہ بیگم سے اور محمود احمد خان کا نکاح بی بی ہاجرہ بیگم سے قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے بمقام اسمٰعیلہ پڑھا۔ ہر دو لڑکیوں کا مہر مبلغ پانچ پانچ صد روپے مقرر ہؤا۔ لڑکیاں مولوی محمد الیاس خان صاحب ساکن چارسدہ ضلع پشاور کی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلقات فریقین کے لئے بابرکت ہوں۔ خاکسار خانزادہ امیر اللہ خان اسمٰعیلہ ضلع مردان (۳) ۱۰ اپریل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے میرے بیٹے ڈاکٹر احمد کا نکاح رشیدہ بیگم بنت ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ ڈسپنسری ساکن شمیر ضلع گوجرانوالہ کیساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ حافظ غلام محمد بی۔ اے

76

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان ۳ صفر ۱۳۵۶ھ

نظم و نسق پنجاب سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کی رپورٹ

جماعت احمدیہ اور احرار کا ذکر

حکومتِ پنجاب نے سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے نظم و نسق کے متعلق جو رپورٹ حال میں شائع کی ہے۔ اس میں ایک فقرہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ انگیزی کے متعلق بھی لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"اس سال کے دوران میں قادیان ضلع گورداسپور میں احرار۔ اور جماعت احمدیہ کے درمیان تعلقات سخت کشیدہ رہے۔ اور حکام کی خاص احتیاطی تدابیر سے حالات تشویشناک صورت اختیار کرنے سے رُک گئے۔ احرار کی مالی حالت اس عرصہ میں متزلزل رہی"

یہ ذکر نہایت اختصار سے کیا گیا ہے۔ اور پنجاب کی سرزمین میں رونما ہونے والے اس نہایت ہی اندوہناک اور الم انگیز حادثہ کے متعلق جو تاریخ کے صفحات پر مظلومیت کی دردناک داستان کی شکل میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ ایک سو صفحات سے زائد کی رپورٹ میں صرف دو تین فقرے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے جن سے حقیقت کی طرف نہ صرف اشارہ تک نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر پردہ ڈالنے والے ہیں:۔

لکھا گیا ہے۔ کہ سنہ ۳۶-۳۵ء کے دوران میں قادیان میں احرار۔ اور جماعت احمدیہ کے درمیان تعلقات سخت کشیدہ رہے۔ اسے غلط تو اس لئے نہیں کہا جاسکتا۔ کہ احرار نے احمدیوں پر جو مظالم کئے۔ ان کا لازمی نتیجہ یہی ہوسکتا تھا۔ لیکن اسے نامکمل۔ اور سخت مغالطہ دہ ضرور کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ تفصیلی حالات سے ناواقف اس فقرہ کو پڑھ کر نہ صرف یہ خیال کریں گے کہ تعلقات کی کشیدگی کا باعث دونوں فریق کی کشمکش ہوئی ہوگی۔ بلکہ وہ یہ سمجھیں گے کہ قادیان جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ جہاں احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ جہاں کی ملکیت کے حقوق صرف بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کو حاصل ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ اور احرار کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کی ساری ذمہ واری جماعت احمدیہ پر ہی عائد ہوسکتی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے۔ بیرونی احرار نے ایک سوچی سمجھی ہوئی سازش کے ماتحت جماعت احمدیہ کے مرکز پر حملہ کیا۔ اور قادیان کے کچھ پیشہ ور اور ادنے طبقہ کے لوگوں کو طرح طرح کے لالچ دے کر اور ان کو آلۂ کار بنا کر احمدیوں پر ایسے ایسے مظالم کرنے شروع کر دیئے۔ جن کے ذکر سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہی ہوسکتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ اور احرار کے تعلقات سخت کشیدہ ہوجاتے پھر تعلقات کی یہ کشیدگی قادیان تک ہی محدود نہ تھی بلکہ سارے پنجاب میں پائی جاتی تھی۔ کیونکہ جہاں جہاں بھی تھوڑی یا بہت تعداد میں احمدی موجود تھے۔ وہ نہ صرف قادیان کے خونچکاں واقعات کی وجہ سے بلکہ براہ راست بھی احرار کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے کی وجہ سے سخت نالاں تھے۔ حیرت ہے۔ کہ سرکاری رپورٹ میں بیرونی احمدیوں پر احرار کے مظالم کو تعلقات کی کشیدگی بھی قرار نہیں دیا گیا۔ اور احراری جبر و تشدد کے اس سیلاب کو جو سنہ ۳۶-۳۵ء میں پنجاب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک احمدیوں کے خلاف بہتا چلا گیا۔ بالکل نظر انداز کر دیا گیا:۔

دُوسرا فقرہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں حکام کی خاص احتیاطی تدابیر سے حالات تشویشناک صورت اختیار کرنے سے رُک گئے۔ "تشویشناک صورت" سے اگر یہ مراد ہے۔ کہ کشت و خون نہیں ہوا۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار کی آئے دن کی فتنہ انگیزیوں نے یہاں تک نوبت پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کو اشتعال دلانے احمدیوں کے نازک ترین جذبات کو بھڑکانے اور غیرت و حمیت کو برانگیختہ کرنے والی کونسی حرکت تھی۔ جو اس دوران میں انہوں نے نہیں کی۔ راستہ چلتے احمدیوں کو بغیر کسی گناہ اور قصور کے پکڑ کر انہوں نے مارا پیٹا جماعت احمدیہ کے نہایت ہی قابل احترام بزرگوں کی انہوں نے کھلم کھلا توہین کی۔ احمدی عورتوں کی عصمت اور عزت پر انہوں نے حملے کئے۔ اور ان کا گھروں سے باہر نکلنا بند ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے قابلِ صد احترام خاندان اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور پیشوا جن کے پسینہ کی جگہ ہر احمدی اپنا خون پیش کرنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔ ان پر نہایت ہی ناپاک اور گندے حملے کئے گئے۔ اور ان کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کو انتہا تک پہونچا دیا اور پھر انتہا یہ کہ ایک ذلیل ترین گداگر کے لڑکے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر سر بازار قاتلانہ حملہ کرا دیا گیا یہ سب حرکات اگر حکومت کے نزدیک تشویشناک نہیں قرار دی جاسکتیں۔ تو محض اس لئے کہ ان کا ارتکاب قادیان میں اور جماعت احمدیہ کے خلاف کیا گیا۔ ورنہ اگر یہ ساری کی ساری نہیں۔ بلکہ ان میں سے کوئی ایک بھی کسی ایسی جگہ کی جاتی۔ جہاں اس کا ارتکاب کرنے والے ویسے ہی ذلیل اور ادنے طبقہ کے لوگ ہوتے۔ جیسے احرار کے آلہ کار تھے۔ اور جن کے خلاف کی جاتی۔ وہ دینی لحاظ سے نہیں صرف دُنیوی لحاظ سے ہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں بہت کم حیثیت رکھتے۔ تو بھی حکومت کو معلوم ہوجاتا۔ کہ حالات کس قدر تشویشناک ہوجاتے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگ جاتا۔ کہ حکام کی احتیاطی تدابیر کس طرح دھری کی دھری رہ جاتی ہیں:۔

ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ تمام پنجاب میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں پیش کی جاسکتی۔ کہ کسی مقام کے دو فریقوں میں وُہی نسبت ہو۔ جو قادیان میں جماعت احمدیہ اور احرار میں پائی جاتی تھی۔ اور وہاں ایک فریق نے دُوسرے کے خلاف اسی قسم کا مفسدانہ طرزِ عمل اختیار کیا ہو جس قسم کا احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف اختیار کیا۔ اور پھر تشویشناک حالات نہ پیدا ہوئے ہوں۔ اور حکام کی خاص تدابیر آڑے آگئی ہوں۔ اس کے مقابلہ میں بیسیوں مثالیں ایسی پیش کی جاسکتی ہیں۔ کہ نہایت معمولی سی بات پر فریقین میں کشت و خون تک نوبت پہونچ گئی۔ اور حکام فساد کے روکنے میں کلیتہً ناکام رہے۔ ان کی ساری احتیاطی تدابیر کسی کام نہ آئیں۔ کوٹ فتح خاں کا فساد اس کی تازہ مثال ہے۔ پھر ہمارا دعوے ہے۔ اور ہم اس کی تائید میں واقعات پیش کرسکتے ہیں۔ کہ احرار کے فتنہ و شرارت کے زمانہ میں متعلقہ حکام نے نہ صرف احتیاطی تدابیر نہ اختیار کیں۔ بلکہ احرار کی حوصلہ افزائی کرکے حالات کو بد سے بدتر بناتے رہے۔ اس کے متعلق اگلے پرچہ میں عرض کیا جائے گا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبر ایران حضرت زرتشت علیہ السّلام

زرتشتی مذہب کے مقدس بانی کے مختصر سوانح حیات

(۳)

ایران میں زرتشتی مذہب کا شیوع

گشتاسپ شاہ ایران اور اس کی سلطنت کے بعض امراء و عمائد کے متعلق قبل ازیں یہ بالتفصیل ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ حضرت زرتشت علیہ السلام کے بعض معجزات دیکھ کر نہایت اخلاص کے ساتھ آپ پر ایمان لائے۔ یہاں تک کہ ایک وزیر فرشوش تر نے اپنی بیٹی ہووَ ے نامی آپ کے حبالۂ عقد میں دے دی۔ اور اس طرح روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے اس نے آپ سے تعلق پیدا کرنا اپنے لئے موجبِ فخر سمجھا۔ اس کا طبعی طور پر اہلِ ایران پر یہ اثر ہُوا۔ کہ وہ بھی جوق در جوق آپ پر ایمان لے آئے۔ اور سرعت کے ساتھ زرتشتی مذہب نے ترقی کرنی شروع کر دی۔ بلکہ اوستا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ توران میں بھی اس کا اثر پہونچا۔ اور گہری کامیابی حاصل ہوئی۔ شہزادہ اسفندیار نے دور دور مذہب کی تبلیغ پہونچا دی۔ اور تعلیم و تربیت اور اشاعت مذہب کے لئے کئی مبلغین دوسرے علاقوں میں بھیجے۔ جنہوں نے نہ صرف ایران و توران بلکہ ہندوستان میں بھی زرتشتی مذہب کی تبلیغ کی جب زرتشتی مذہب کا دور دور شہرہ ہوگیا تو ہندوستان کے ایک برہمن پنڈت سنگر نکاچہ نے جو اپنے علم و فضل کی وجہ سے شہرۂ آفاق تھا۔ اور گشتاسپ کے وزیر اعظم جاماسپ کا کسی زمانہ میں اتالیق رہ چکا تھا۔ اور اس لحاظ سے شاہِ ایران سے بھی اسکو بے تکلفی حاصل تھی۔ گشتاسپ کو ایک خط لکھا جس میں اس نے بادشاہ پر اظہار افسوس کیا۔ کہ اس نے اپنی عاقبت خراب کر لی۔ اور ایک جھوٹے مدعیِ رسالت کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیا۔ پھر خط کے بھیجنے پر ہی اس نے اکتفا نہ کیا۔ بلکہ خود بلخ روانہ ہو گیا۔ تا کہ بادشاہ کو سمجھائے۔ اور حضرت زرتشت علیہ السلام سے مناظرہ بھی کرے۔ مگر خدا کی شان وہ پنڈت ایران پہونچ کر صداقت کی تاب نہ لاتے ہوئے اسی حلقۂ غلامی میں داخل ہو گیا۔ جس حلقہ سے اوروں کو نجات دلانے کے لئے وہ ہندوستان سے ایران آیا تھا۔ یعنے اس نے بھی حضرت زرتشت علیہ السلام پر اپنے ایمان کا اظہار کر دیا۔ اور واپس آکر ہندوستان میں زرتشتی مذہب کی اشاعت شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں کئی لوگ ہندوستان میں بھی حضرت زرتشت علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔

پھر ہندوستان کے بعد یونان میں زرتشتی مذہب کی اشاعت ہوئی۔ اور وہاں بھی بہت سے لوگ زرتشتی مذہب کے پیرو بن گئے کہا جاتا ہے کہ گشتاسپ شاہ ایران نے اپنے حکم سے ملک میں بہت سے آتشکدے بنوا دیئے۔ تا کہ عبادت میں ہر ایک کو آسانی رہے۔

پہلی مذہبی لڑائی

ارجاسپ شاہ طوران کو گشتاسپ شاہ ایران سے بعض سیاسی اور ملکی امور کی بنا پر سخت عناد تھا۔ لیکن کھلم کھلا جنگ کا کوئی موقعہ میسر نہ آتا تھا۔ اب جبکہ ایران میں زرتشتی مذہب نے سرعت کے ساتھ پھیلنا شروع کیا۔ اور خود گشتاسپ نے بھی زرتشتی مذہب اختیار کر لیا۔ بلکہ توران میں بھی لوگوں نے زرتشتی مذہب کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ تو یہ مخالفت مذہبی رنگ پکڑ گئی۔ اور شاہ ارجاسپ سخت آگ بگولہ ہو گیا۔ چنانچہ اس نے گشتاسپ کو لکھا کہ اپنا خراج فوراً ادا کرے۔ اور زرتشتی مذہب چھوڑ دے۔ ورنہ اس کی سلطنت کو تباہ اور اس کے ملک کو تہ و بالا کر دیا جائے گا۔ یہ خط لکھ کر ارجاسپ نے دو نامہ بر مقرر کئے۔ اور انہیں کہہ دیا۔ کہ یہ خط فوراً گشتاسپ کے ہاتھ میں دو۔ اور اس کے سوا کسی اور کو سلام نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ گشتاسپ یہ خط پڑھ کر سخت برافروختہ ہُوا۔ اس نے اہل دربار کو خط سنایا۔ وہ بھی بھڑک اٹھے چنانچہ اسی وقت زایر نے بادشاہ کے حکم سے خط کا یہ جواب لکھا۔ کہ جو تمہارے جی میں آتا ہے کرو۔ لیکن یہ مجنونانہ خیال اپنے دل سے نکال دو۔ کہ میں صداقت کو کبھی چھوڑ سکتا ہوں۔ ساتھ ہی زبانی کہلا بھیجا۔ کہ اگر ژند و اوستا کے رو سے ایلچی کا قتل کرنا گناہ نہ ہوتا۔ تو ہم ان دونوں کو اس گستاخی کے بدلہ میں زندہ نہ بھیجتے یہ جواب گویا اعلانِ جنگ تھا۔ فوراً طرفین سے تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اور ارجاسپ ایک لشکر جرار لے کر ایران پر حملہ آور ہوا کہا جاتا ہے کہ ارجاسپ کے ساتھ ایک لاکھ اکتیس ہزار سپاہی تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی فوج تین لاکھ سے بھی زیادہ تھی۔ البتہ گشتاسپ کی فوج کی تعداد ایک لاکھ ۴۴ ہزار بتائی جاتی ہے۔ جنگ ہوئی اور خوب زور شور سے ہوئی۔ مرو کا مقام میدانِ جنگ تھا۔ ایران کے بڑے بڑے جری اور بہادر شہزادے اس جنگ میں تیغِ توران کی نذر ہو گئے اور بظاہر ارجاسپ کا پلڑا بھاری دکھائی دینے لگا۔ مگر آخر زایر سپہ سالار افواج ایران جو گشتاسپ کا بھائی تھا۔ اپنی فوج میں سے اس طرح نکلا۔ جس طرح کچھار میں سے شیر نکلتا ہے اور اس نے ایران کے ایک ایک خون کے عوض ہزاروں کو مارا۔ یہاں تک کہ تورانیوں پر وُہ رعب چھایا۔ کہ ان کی ہمتیں پست ہو گئیں۔ اور ارجاسپ کو سخت تشویش ہوئی۔ اس نے ہمت بندھانے کی لاکھ کوشش کی۔ مگر بے سود۔ آخر ارجاسپ نے کہا جو شخص زایر کو قتل کرے گا۔ اس سے میں اپنی بیٹی کی شادی کر دوں گا۔ اس پر ایک شخص نے موقعہ پا کر زایر کو قتل کر دیا۔

ارجاسپ کو شکست

گشتاسپ کو اپنے بھائی کے مرنے کی خبر پہونچی۔ تو اس کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی۔ مگر کیا ہو سکتا تھا۔ آخر اس نے اس جوش سے لڑائی کی کہ ارجاسپ کو کامل شکست ہوئی۔ اور وہ سخت ذلت سے پسپا ہو گیا۔ اس لڑائی میں جو ۶۰۱ قبل مسیح اور گشتاسپ کے حضرت زرتشت علیہ السلام پر ایمان لانے کے سترہ سال بعد ہوئی۔ ایرانیوں کے تیئیس ہزار آدمی کام آئے۔ جن میں سے ۱۱۶۶ نامور تھے۔ اور ۱۰۲۰ زخمی ہوئے۔ تورانیوں کے ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔ جن میں سے آٹھ سو مشہور لوگ تھے۔ اور ۳۲۰۰ زخمی ہوئے۔ غرض اس قدر خونریزی پر پہلی مذہبی جنگ کا خاتمہ ہُوا۔ گشتاسپ اس کے بعد بلخ واپس آگیا۔ اور اس نے اطراف ملک کے حکام کو فرامین بھیجے کہ لوگوں میں زرتشتی مذہب کی اشاعت کرو۔ چنانچہ جوق در جوق لوگ اس مذہب میں داخل ہونے شروع ہو گئے ؞

دُوسری لڑائی

اٹھارہ بیس سال جب اس پہلی لڑائی پر گزر گئے۔ تو پھر ارجاسپ نے جنگ کی ٹھانی۔ اتفاق ایسا ہُوا کہ اس وقت گشتاسپ اپنے دارالسلطنت میں نہیں تھا۔ بلکہ سیستان گیا ہُوا تھا۔ اور اسفندیار کو باپ نے کسی بات سے بدگمان ہو کر قید کیا ہُوا تھا۔

77
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ارجاسپ کو اطلاع ملی۔ کہ اس وقت میدان خالی ہے۔ اسفندیار قید میں ہے گشتاسپ سیستان میں اور دارالسلطنت میں صرف لہراسپ گشتاسپ کا ضعیف باپ ہے یا سات سو آتش پرست جو ہر وقت آتشکدہ میں مشغولِ عبادت رہتے ہیں۔ تو اس نے فوراً اپنی فوج جمع کر کے ایران پر حملہ کر دیا۔ مجبوراً ضعیف القویٰ لہراسپ کو زرہ پہننی پڑی۔ اور وہ باوجود پیرانہ سالی کے ایسی مردانگی سے لڑا۔ کہ اس پر لوگوں کو اسفندیار کا دھوکا ہوا لیکن آخر لہراسپ گرا۔ اور اُس کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ اس کے بعد ارجاسپ آتشکدہ نوش آذر نام میں پہنچا۔ ژندواوستا کو اُس نے جلا ڈالا۔ اور اسی آدمی قتل کر کے اُن کے خون سے اس مقدس آگ کو بُجھایا۔

مورخین لکھتے ہیں۔ کہ حضرت زرتشت علیہ السلام آتشکدہ میں مصروفِ عبادت تھے۔ کہ اسی دوران میں ارجاسپ کی فوج کا ایک شخص جس کا نام تور برا تور یا تور برا تورخش تھا۔ معبدِ زرتشت میں آگھسا۔ اور اس نے تلوار سے حضرت زرتشت علیہ السلام کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛۔

حضرت زرتشت کی شہادت کے بعد ارجاسپ نے آتشکدہ کو آگ لگا دی اور جس قدر آتش پرست تھے۔ سب کو اندر ہی جلا دیا۔ لیکن اتفاقاً کسی طرح گشتاسپ کی ایک عورت بچ نکلی۔ اور اس نے زابلستان پہنچ کر گشتاسپ کو اس سانحۂ عظیمہ کی اطلاع دی۔ بادشاہ کو جب یہ اطلاع پہونچی۔ کہ دارالخلافہ اس کے دُشمنوں کے قبضہ میں ہے۔ اس کے معبد خانوں کو گرا دیا گیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کا ہادی اور راہنما عین حالتِ عبادت میں شہید کیا گیا ہے تو اس کے غم کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس نے فوراً فوج جمع کی۔ اور دارالسلطنت کی طرف روانہ ہو گیا۔ تین دن برابر لڑائی ہوتی رہی۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر جاماسپ کے مشورہ سے اسفندیار کو رہا کر کے لایا گیا۔ اور وہ بھی لڑائی میں شامل ہوا۔ اسفندیار نے دُشمنوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور آخر ارجاسپ کو فوج چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اسفندیار ارجاسپ کے تعاقب میں گیا۔ اور اسے قتل کر کے اس نے دم لیا۔ ارجاسپ کا یہ دُوسرا حملہ جس میں حضرت زرتشت علیہ السلام شہید ہُوئے۔ ۵۸۳ قبل مسیح میں ہوا۔ اور یہی سال حضرت زرتشت کی وفات کا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت زرتشت علیہ السلام بوقتِ انتقال ۷۷ برس ۴۰ روز کے تھے۔ یعنی یہ سانحہ سینتالیسویں سالِ مذہب میں واقعہ ہوا۔ جبکہ شاہِ گشتاسپ کو زرتشتی مذہب قبول کئے ۳۵ برس گذر چکے تھے ؛۔

حضرت زرتشت علیہ السلام اس جنگ میں بے شک شہید ہو گئے۔ لیکن ان کی شہادت اور آتشکدۂ نوشِ آذر کی آگ بُجھنے سے نہ تو عقیدت مندوں کی ارادت میں کچھ فرق آیا۔ اور نہ اُن کے جانشینوں کی سرگرمیوں میں کچھ کمی ہُوئی۔ بلکہ آتشکدے از سرِ نو روشن ہو گئے۔ اور زرتشتی مذہب نے دن دُونی اور رات چوگنی ترقی کرنی شروع کر دی۔ زرتشتی مذہب ایران کا قومی مذہب قرار پایا۔ اور مفتوحہ۔ اور غیر مفتوحہ ممالک پر حضرت زرتشت کا پرچم لہرانے لگا۔ اور یہ ترقی کا سلسلہ قریباً اڑھائی سو سال تک جاری رہا۔

زوال

اڑھائی سو سال بعد یا اس سے کچھ کم و بیش سکندرِ اعظم یونان سے طوفان کی طرح اٹھا۔ اور اس نے ایران کو فتح کر کے زرتشتیوں کی مذہبی کتابوں کو جلایا۔ اور ان کے معبدوں کو گرایا۔ چنانچہ جس آگ نے زرتشت اور جاماسپ کے متبرک ہاتھوں سے آتش خانوں کو روشن کیا تھا جس کے آگے گشتاسپ نے اپنا تاج اتار کر رکھا۔ وہ یونان کے آبِ شمشیر سے بجھائی گئی۔ ژندواوستا کے اوراق برباد کئے گئے۔ اور ہزاروں علوم و فنون کی کتابیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تلف کی گئیں۔ اور اس کی رہی سہی عظمت اسلامی فتوحات کے وقت جاتی رہی جبکہ ژندواوستا کی جگہ قرآن کریم نے اور زرتشتی مذہب کی جگہ اسلام نے لے کر دُنیا کو اپنے نور سے بھر دیا۔

ذاتی اوصاف

کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت زرتشت علیہ السلام طب جانتے تھے۔ اور جڑی بوٹیوں کے خواص سے بھی واقف تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اوستا کے متعدد حصے فنِ طب میں تھے۔ جو مختلف بدامنی کے زمانوں میں ضائع ہو گئے۔ چونکہ اکثر یونانی حکما تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت زرتشت علیہ السلام کی تصانیف صرف الٰہیات تک ہی محدود نہ تھیں۔ بلکہ ان میں طب۔ نجوم۔ اور جمادات کے متعلق بھی علوم تھے۔ اس لحاظ سے یہ دعوےٰ بلا دلیل نہیں کہا جا سکتا ؛۔

شادیاں

حضرت زرتشت علیہ السلام نے تین شادیاں کیں۔ اور تینوں بیویاں ان کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں۔ پہلی دو بیویوں کے نام تاریخ سے معلوم نہیں ہو سکتے۔ البتہ تیسری بیوی کا نام ہووَے یا ہودوی تھا۔ جو فرشوشتر کی بیٹی۔ اور جاماسپ کی بھتیجی تھی۔ پہلی بیوی سے حضرت زرتشت علیہ السلام کی حسب ذیل اولاد ہوئی :-

- است دستر یا استوستر . . . بیٹا
- فرینی . . . . . . بیٹی
- سریتی . . . . . بیٹی
- پوروست . . . . بیٹی

دوسری بیوی سے دو بیٹے پیدا ہوئے جن کے نام واربست اور اروتتر ہیں ؛۔

تیسری بیوی سے حضرت زرتشت علیہ السلام کی کوئی اولاد نہیں ہُوئی۔ مگر زرتشتیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ دُنیا میں خدا اور شیطان کا مقابلہ ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایرانی النسل ایک نبی پیدا ہوگا۔ جس کا نام موسیودر بھی یا میسیودر بھی ہوگا۔ یعنی مسیح مُبارک کے نام سے وُہ آئے گا۔ اور حضرت زرتشت علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا۔ مگر ظاہری اولاد میں سے نہیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ وُہ اس تیسری بیوی سے ہوگا۔ جس سے کوئی اولاد نہیں ہُوئی۔ اس کے زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ ہوگی۔ تب وُہ خدا تعالےٰ سے التجا کرے گا۔ کہ جنگ بہت مہیب ہے۔ تو آسمان سے فرشتے نازل کر۔ اس پر خدا تعالےٰ نے فرشتے نازل کرے گا۔ شیطان مقابلہ کرتے کرتے تھک جائے گا۔ اس وقت وُہ نبی اُس پر فرشتوں کی مدد سے آخری حملہ کرے گا۔ خطرناک جنگ ہوگی۔ لیکن آخر شیطان کو شکست ہوگی۔ اور وُہ مارا جائے گا۔ اس کے بعد امن ہو جائے گا۔ اور دُنیا بہت پھیل جائے گی ؛۔

یہ تمام باتیں حضرت زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئیاں تھیں۔ جو موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں پُوری ہوئیں ؛۔

زرتشتیوں کے عقائد

اب افادۂ احباب کے لئے زرتشتیوں کے بعض اعتقادات۔ اور مذہبی اصُول کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے ؛۔

زرتشتی جنہیں پارسی بھی کہا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے اعتقاد کے رُو سے اس عالمِ کون و مکان میں دو متضاد طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ ایک ہرمزد۔ یعنی خالقِ خیر۔ اور دوسرا اہرومانہ یا اہرمن یعنی خالق شر ہے گویا زرتشتی دو خداؤں کے قائل ہیں اور اُن دونوں کو اپنے اپنے کام میں خود مختار سمجھتے ہیں۔ ایک کو تاریکی کا۔ اور دُوسرے کو نُور کا خدا کہتے ہیں۔ وُہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ نور کے خدا کا یہ منشا ہے۔ کہ ظلمت کے خدا کو وُہ کمزور کر دے۔ اور کہتے ہیں۔ ایک وقت آئے گا۔ جب ظلمت کا خدا بالکل کمزور ہو جائیگا اہرمن کے لفظ سے جس کے معنے "تاریکی کا آدمی" ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کے معنے شیطان کے تھے۔ خدا کے نہ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن بہرحال وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزدان کے مقابلہ میں بدی کا خدا ہے۔ اور یہی لوگوں سے بدیاں کراتا ہے۔ ان کے اعتقاد میں تمام تکلیف دہ چیزیں اہرمن یعنے شیطان نے پیدا کی ہیں۔ یزدان اپنے فرشتے بھیجتا ہے جو ان نقائص کو دور کرتے ہیں مذکورہ بالا کا یہ اعتقاد جو ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ہے۔ کئی نقائص کا حامل ہے۔ مثلاً پہلا نقص تو یہی ہے۔ کہ اس طرح شیطان کو خدا تعالیٰ کا شریک ماننا پڑتا ہے۔ اور دنیا کے ایک حصہ کا وہ خالق سمجھا جاسکتا ہے۔ دوسرے بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو محض اندھیرے کی بدولت ہیں۔ مثلاً اگر اندھیرا نہ ہوتا اور ہماری آنکھیں ہمیشہ تیز روشنی میں رہتیں تو خراب ہو جاتیں۔ اسی طرح بہت سے غلے اور ترکاریاں ہیں۔ جو اندھیرے میں بڑھتی ہیں۔ پس اگر تسلیم کیا جائے کہ شیطان کی وجہ سے ہی ہمیں یہ سب اچھی چیزیں میسر آتی ہیں۔ تو نعوذ باللہ شیطان کا حق بندگی بھی انسانوں پر عائد ہوگا۔ جو بالبداہت باطل ہے ؎

پھر یہ اعتقاد رکھنے کا سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ اس سے حضرت زرتشت علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کے ایک صادق اور راستباز مرسل تھے اعتراض واقع ہوتا اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے متبعین کو شرک کی تعلیم دی حالانکہ اگر گہری نظر سے ان کی تعلیمات کو دیکھا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ دو خداؤں کے ماننے کی تعلیم حضرت زرتشت علیہ السلام نے نہیں دی۔ بلکہ یہ زمانہ مابعد کی ایجاد ہے۔ چنانچہ پہلا ثبوت یہ ہے۔ کہ گاتھا جو حضرت زرتشت علیہ السلام کی نصائح کا مجموعہ ہے۔ اس کے صفحہ ۴۳-۴۴ میں حضرت زرتشت علیہ السلام کی جو دعائیں درج ہیں۔ ان میں انہی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو ایک پکے موحد کے ہونے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام طاقتیں موحدانہ اصول پر تسلیم کی گئی ہیں۔ اور اسے فرشتوں سورج چاند اور دنیا و مافیہا کا خالق قرار دیا گیا ہے

دوسرا ثبوت یہ ہے کہ حضرت زرتشت علیہ السلام کی بعثت کے وقت عقائد باطلہ میں مبتلا لوگ مختلف طاقتوں کے لئے مختلف خدا مانتے تھے۔ اور ان سب خداؤں کے مجموعہ کو اہورا کہتے تھے حضرت زرتشت علیہ السلام کو ہستی مطلق کا یہ نام سخت ناگوار گزرا۔ اور انہوں نے اہورا امزدا (ہرمزد) خدا کا نام قرار دیا۔ یعنے وہ اہورا جو مزدا یعنے خالق الکل ہے اگرچہ ان کے ہاں بھی ایک طاقت کا نام مزدا تھا (بصیغہ جمع) تھا۔ لیکن چونکہ یہ منافی توحید تھا۔ لہٰذا حضرت زرتشت علیہ السلام نے اس کو مزدا صیغہ واحد میں بدل دیا۔ اور لفظ اہورا محض ایک صفت قرار دے کر مزدا خاص اس ہستی مطلق کا نام قرار دیا یہی لفظ اپنی ہیئت بدل کر بعد میں پہلوی زبان میں یزدان ہو گیا۔

تیسرا ثبوت یہ ہے کہ حضرت زرتشت علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"تمام خوبیاں وہ ان نیک مردوں کو عطا کرتا ہے۔ جو اپنے اقوال و افعال و خیالات کے رو سے پاک ہیں۔ اور چونکہ وہ تمام اشیاء پر حاوی اور ان کا مالک و حاکم ہے۔ لہٰذا وہ صرف نیکوں کو نیک بدلہ ہی دینے پر قادر نہیں ہے۔ بلکہ بدوں کو بدی کی سزا دینے پر بھی وہ ویسا ہی قادر ہے۔" (لینا ۴۳-۵)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"خوش نصیبی و بدقسمتی نیک و بد سب کچھ اسی کا پیدا کردہ ہے۔" (لینا ۴۸-۴)

ان دونوں فقروں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خالق شر یعنے ایک ایسی طاقت جو ہرمزد کے بالکل مخالف ہو۔ حضرت زرتشت علیہ السلام کے نزدیک کوئی نہ تھی۔

غلط فہمی کی وجہ

دراصل حضرت زرتشت علیہ السلام سے بہت پہلے اور خود ان کے زمانہ میں عام طور پر یہ سوال کیا جاتا تھا۔ کہ جب خدا کی ذات تمام برائیوں سے پاک ہے اور وہ برائیوں کے وجود تک سے بیزار ہے۔ تو یہ برائیاں اور ان کا شیوع دنیا میں کہاں سے آیا۔ اور یہ متضاد عادات کیونکر پیدا ہو گئیں۔ اس کے جواب میں حضرت زرتشت علیہ السلام کو نیکی و بدی کی دو مختلف علتیں یا طاقتیں بیان کرنی پڑیں۔ چنانچہ لینا ۳۰ میں لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

"ازل میں دو توام طاقتیں تھیں۔ ایک مجسم نیکی اور دوسری مجسم بدی۔ ان دونوں سے مل کر ہست و نیست پیدا ہوئے اول ہست خالق خیر ہوا اور نیست خالق شر ایک نور ہوا تو دوسری ظلمت۔ انسان ان دونوں میں سے جس طرف زیادہ راغب ہو جائے۔ اس کی نسبت اسی ہی غالب ہو جائے گی لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک فرد واحد ان دونوں متضاد طاقتوں کا ہو کر رہے ..... پس عقل سے کام لو۔ اور راستی کی طرف چلو۔ اور وہ راستی خدا ہے۔"

زمانہ مابعد کے لوگوں نے چونکہ اس نکتہ کو نہ سمجھا۔ کہ ایک دائمی خیر ہوتا ہے اور ایک دائمی شر۔ اور یہ دونوں طاقتیں قدرت کی طرف سے خود انسان میں رکھی گئی ہیں۔ تا اسے ترقی مدارج حاصل ہو۔ اس لئے وہ غلطی سے دو خداؤں کے قائل ہو گئے۔ ورنہ حضرت زرتشت علیہ السلام کی تعلیمات یعنے گاتھا میں کہیں بھی اہرمن کا نام نہیں آتا۔ نہ اس کو ہرمزد کی مخالف طاقت تسلیم کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ جب ان پرانے کتبوں کو دیکھا جائے۔ جو حضرت زرتشت علیہ السلام کے زمانہ کے ہیں۔ یا ان کے قریب ترین زمانہ کے تو بھی یہی حقیقت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں اہرمن کا نام تک نہیں۔ صرف ہرمزد کا نام دارا کے زمانہ کے کتبوں تک ہی ملتا ہے۔ جس سے یہ امر صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک پارسیوں میں ہرمزد کی مخالف طاقت کا خیال پیدا نہ ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد جوں جوں زمانہ کو ان سے بعد ہوتا گیا۔ مذہب کی نئی تشریحات اور نرالی موضوعات نے ان کی موحدانہ تعلیمات کو ایک نیا لباس پہنایا۔ حتےٰ کہ خدا کا ایک مد مقابل لا کھڑا کیا۔ پھر مقابل و مخالف بھی کیسا۔ اگر وہ دن ہے تو یہ رات۔ وہ ہمہ نیکی تو یہ ہمہ بدی وہ اگر دن کی روشنی پیدا کرتا ہے۔ تو یہ رات کا اندھیرا۔ وہ جلاتا ہے تو یہ مارتا ہے۔ اور اس تخالف پر لطف یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے سے لاینفک اور جزو لایتجزیٰ

عبادت

زرتشتیوں میں جو جاہل لوگ ہیں۔ وہ آگ پانی مٹی اور اجرام فلکی مثلاً سورج چاند اور دیگر ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن ان میں جو سمجھدار لوگ ہیں وہ ان چیزوں کی اس لئے عزت کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کے عطیات ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اپنے آتش پرست ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں لیکن اس میں کچھ شبہ نہیں کہ زرتشتیوں کے نزدیک آگ روشن رکھنا اور اس میں لکڑیاں ڈالنا افضل العبادات ہے۔ اور اس کے لئے صندل یا اور بیش قیمت لکڑیاں جلانے کی تاکید ہے یہ بھی حکم ہے کہ گھر کسی وقت آگ سے خالی نہ ہو۔ بے جا اور بے ادبی سے آگ استعمال نہ کی جائے۔ راکھ کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔ چراغ پھونک مار کر نہ بجھایا جائے۔ آگ کو دیکھ کر اس کی ثنا و صفت کے کلموں کے ساتھ خدا کو یاد کیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ سامنے ہو۔ یہ نہ ہو تو اس کا تصور ہو ؎

پارسیوں کے وہ بزرگ جو ایران سے ہندوستان آئے۔ اپنے ساتھ اس متبرک آگ سے جو ایران کے آتشکدہ میں ہمیشہ سے جلتی آئی تھی۔ چند انگارے لائے تھے۔ چنانچہ وہ آگ آج تک بمبئی میں پارسیوں کے آتشکدہ میں جلتی ہے۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ اس آگ کو جلتے ہوئے قریباً تین ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے

شریف بہو بیٹیوں کو باسلیقہ اور ہنرمند بنانے کے لئے بہترین ... سلوں کی ترکیبیں ... ہیں۔ ... ریشمی کپڑوں پر پھول بوٹے گلکاری و غیرہ کشیدہ کا کام ... ہو سکتا ہے شریف لڑکیوں کا شغل۔ امیرزادیوں کا سنگار غریب عورتوں کا روزگار ہے کشیدہ سکھانے کی کتاب بہو ... قیمت تین روپے ... آنے محصول ... کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہے۔
پتہ یونین سپلائنگ کمپنی پوسٹ بکس ۱۶۵ دہلی

78
Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مختلف سوسائٹیوں میں تبلیغی گفتگو

کلیپہم ووٹری کلب میں ایک لیکچر

ممبران کلیپہم روٹری کلب کی دعوت پر ۱۵ فروری کو میں نے اسلام کے موضوع پر ایک پرچہ پڑھا۔ جس میں مختصر طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی ذکر کرنے کے بعد اسلامی تعلیم کو پیش کیا۔ چونکہ مسئلہ طلاق وشادی پارلیمنٹ میں زیر بحث تھا۔ اس لئے اس پر میں نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور طلاق کے متعلق اسلامی قانون کو پیش کیا۔ آخر میں ممبران کلب کی طرف سے ایک ممبر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے لیکچر توجہ سے سنا ہے۔ اور ہم اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

موجودہ قانون طلاق کے متعلق ایک جج کا فیصلہ

۱۶ مارچ کو جسٹس سوفٹ کی عدالت میں ایک طلاق کا مقدمہ پیش ہوا۔ جس میں خاوند اور بیوی کے زانی ثابت کرنے کے لئے فریقین کی طرف سے ان کی لڑکی پیش ہوئی۔ جس نے یہ شہادت دی۔ کہ میری ماں تیرہ سال سے ایک ایسے شخص کے ساتھ رہتی ہے۔ جو میرا باپ نہیں اور میرا باپ ایک ایسی عورت کے ساتھ رہتا ہے۔ جو میری ماں نہیں۔ اس مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے موجودہ قانون طلاق کے متعلق جس میں حصول طلاق کے لئے دوسرے کو زانی ثابت کرنا ضروری ہے جسٹس سوفٹ نے نہایت سخت ریمارک کئے ہیں۔ مکمل فیصلہ تمام اخبارات میں شائع ہوا ہے چنانچہ فیصلہ میں لکھا۔

"تیرہ سال ہوتے جب موجودہ عہدہ پر میرا تقرر ہوا۔ اس وقت سے میں نے جو دردناک واقعات اور حالات سنے ہیں۔ ان کی بنار پر میں کہتا ہوں کہ موجودہ سسٹم نہایت وحشیانہ اور معیوب ہے۔ اور ہم جو عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اس قسم کے دردناک واقعات جیسا کہ آج میں نے سنا ہے۔ سنتے ہیں۔ چاہتے ہیں۔ کہ آج سے کئی سال پیشتر اس کے متعلق کچھ ہو جانا چاہیئے تھا۔ پھر لکھتے ہیں۔

"To my mind the divorce laws of this country are wicked and cruel

میری رائے میں اس ملک کے موجودہ قوانین طلاق نہایت معیوب اور وحشیانہ ہیں۔ (ڈیلی ایکسپرس ۱۷ مارچ ۱۹۳۷ء)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا کہ جو میری شریعت سے منہ پھیرتا ہے۔ اسے تنگ زندگی گذارنی پڑتی ہے۔ ان کی اہلی زندگی درست نہیں ہو سکے گی۔ جب تک کہ وہ اسلامی قوانین پر عمل پیرا نہیں ہوں گے۔ صرف قانون طلاق بدلنے سے بھی کچھ نہیں ہو گا۔ جب تک کہ مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کو نہ روکا جائے گا۔ اور زنا کے ارتکاب پر سزا مقرر نہیں کی جائے گی۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی میں گفتگو

۱۱ مارچ کو تھیوسوفیکل سوسائٹی میں "شخصی اور قومی دولت" کے موضوع پر ایک لیکچر تھا۔ میں اور برادرم عبدالعزیز صاحب سننے کے لئے گئے۔ اختتام لیکچر پر برادرم عبدالعزیز نے سود کے متعلق کہا کہ اسے بند کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے نقصانات بہت ہیں سپیکر نے جواب دیا۔ کہ سود ہے تو بُری چیز۔ اور امریکہ میں بجٹ کے خسارہ کا موجب بھی سود ہی ہوا ہے لیکن موجودہ سسٹم کو تبدیل کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے۔ کہ اس پر جلدی سے عمل کیا جا سکے۔ جب میٹنگ ختم ہو گئی۔ تو ایک انگریز سے اسلام کی تعلیم رواداری اور مسیح کی صلیبی موت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ آخر میں اس نے کہا۔ کہ اگر آپ ہماری سوسائٹی میں ایک لیکچر دیں۔ تو بہت اچھا ہو گا۔ مضمون "اخوت اور عالمگیر امن" ہو۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ اگر آپ چاہیں۔ تو اس پر لیکچر دے دیا جائے گا۔ انہوں نے پھر اطلاع دینے کا وعدہ کیا۔ ان صاحب کی دریائے ٹیمز میں بہت سی کشتیاں چلتی ہیں۔

رائل مصری کلب میں عربی میں گفتگو

۱۱ مارچ کو میں رائل مصری کلب میں گیا۔ وہاں سات آٹھ مصری نوجوانوں سے جو یہاں کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ تقریباً تین گھنٹہ تک مختلف مسائل پر عربی میں گفتگو ہوتی۔ پہلے تو انہوں نے بہائیوں اور سکھوں کے مذہب کے متعلق دریافت کیا اس کے بعد وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور نبوت وغیرہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ وفات مسیح کے متعلق بعض نے ان میں سے کہا۔ یہ تو ایسا مسئلہ ہے۔ جسے پہلے بھی مانتے چلے آئے ہیں اور ہم نے تو یہ نہیں سنا کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔ میں نے کہا اگر آپ تفاسیر اور دیگر علماء کی کتب پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے۔ کہ جو شخص وفات مسیح کا قائل ہے اور اس کے دوبارہ نزول کا منکر ہے۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

انہوں نے کہا قرآن مجید سے احمد مسیح موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی بتائیں۔ حاضرین میں سے ایک فلسطینی تھا جو مفتی حسین کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے کہا اسمہٗ احمد سے آپ ثابت کرتے ہونگے۔ مگر یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔ میں نے کہا یہ بھی مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ مگر چونکہ آپ نے اس کو خود پیش کیا ہے۔ اس لئے اسی کو بیان کرتا ہوں مگر پہلے پیشگوئیوں کے متعلق ایک اصول کا ذکر کر دینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ پیشگوئیوں کی تفسیر میں ہمیشہ اختلاف ہوتا رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تورات میں پیشگوئی تھی۔ کہ موسیٰ کی مانند ایک نبی آئے گا۔ مگر اس میں "تمہارے بھائیوں میں سے آئے گا" کے الفاظ سے تمام یہود نے سمجھا کہ وہ ان میں سے آئیگا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں نے اس سے مراد بنی اسماعیل لئے۔ مگر یہود نے اس تفسیر کو نہ مانا۔ اور اس پیشگوئی کی طرف قرآن مجید کی آیت وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسمہٗ احمد کی تفسیر میں آپ ہم سے اختلاف کریں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے مگر دیکھنا یہ چاہیئے کہ جس تفسیر کی صحت پر دلائل اور قرائن زیادہ پائے جائیں وہی تفسیر زیادہ صحیح ہوگی۔ آپ بتائیں کہ آپ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے مراد لیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تفسیر کی تائید میں تین باتیں پیش کیں۔ (۱) عیسیٰ علیہ السلام من بعدی فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد آئیگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (۲) فلما جاءھم ماضی کا صیغہ ہے کہ جب وہ ان کے پاس آیا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ احمد سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (۳) انہوں نے اسے سحر کہا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر اور آپ کی باتوں کو سحر کہا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے کہا یہ تینوں باتیں اس امر کی قطعی دلیل نہیں ہو سکتیں۔ کہ احمد سے مراد حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کیونکہ اول تو آپ کا ذاتی نام احمد نہ تھا۔ اگر یہ پیشگوئی واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھی۔ تو چاہیئے تھا کہ آپ کا نام ابتدا سے احمد ہوتا لیکن یہ بات تاریخ سے ثابت نہیں ہے۔ کہ آپ کا نام احمد رکھا گیا ہو۔ آپ کا نام محمد تھا۔ قرآن مجید میں بھی جہاں آپ کا نام آیا ہے محمد ہی ہے۔ ما محمد الا رسول۔ محمد رسول اللہ بما نزل علی محمد۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ایک آیت میں بھی تو آپ کا نام احمد نہیں آیا۔ پھر عبادات میں اللھم صل علی محمد اذان میں بھی اور پھر کلمہ میں بھی محمد ہی کا ذکر ہے اگر واقعی آپ کا نام احمد تھا۔ تو بتائیں کیا لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ کہنے لگے نہیں۔ تو میں نے کہا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ آپ کا نام احمد نہیں رکھا گیا تھا۔ یہ صرف آپ کا دوسرے ناموں کی طرح ایک صفاتی نام تھا۔ اور کافر صاف طور پر کہہ سکتے تھے۔ کہ پیشگوئی میں تو آنے والے کا نام احمد لکھا ہے۔ اور آپ کا نام تو محمد ہے۔ پھر آپ کیونکر اس کا مصداق بن سکتے ہیں۔ اور لفظ بعدی سے بعدیت متصلہ مراد لینا ضروری نہیں چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے جب جنوں کا گروہ قرآن مجید سنکر اپنی قوم کی طرف واپس گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ حالانکہ قرآن مجید۔ زبور اور انجیل کے بعد اور داؤد و سلیمان و یحیٰی و زکریا و عیسیٰ علیہم السلام کے بعد اترا تھا لیکن انہوں نے اسے موسیٰ کے بعد قرار دیا پس اگر اس پیشگوئی میں مسیح موعود علیہ السلام کو مراد لیا جائے تو لفظ "بعدی" اس کے مخالف نہیں ہے۔ اور فلما جاءھم کا یہ جواب ہے کہ پیشگوئی میں اکثر ماضی کا صیغہ بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن مراد مستقبل ہوتی ہے۔ اس کے تحقق وقوع کے یقین ہونے کی وجہ سے ایسے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ گویا واقع ہو گئی۔ چنانچہ اس کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت پائی جاتی ہیں یہود ملک میں مکہ والوں پر عذاب آنے کی پیشگوئی کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلما رأوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون۔ حالانکہ وہ عذاب ابھی آنیوالا تھا۔ اور تیسری بات کا یہ جواب ہے۔ کہ ساحر ہر نبی کو کہا جاتا ہے۔ اور اس کی باتوں کو سحر قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کذلک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون اور اسی طرح ہارون و موسیٰ علیہم السلام کے متعلق آتا ہے۔ قالوا سحران تظاھرا پس جب مسیح موعود آئے گا۔ اور اسے ساحر اور اس کی باتوں کو سحر کہا جائیگا تو اس پر یہ بات صادق آجائیگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ساحر اور آپ کی باتوں کو سحر کہا گیا۔ پھر میں نے ابتدائے سورت سے آخر سورت تک اپنی تفسیر کی تائید میں وجوہات پیش کیں۔ اور یہ بھی بتایا۔ کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصل ہیں۔ اور مسیح موعود آپ کے امتی ہونے کیوجہ سے آپ کے ظل ہیں اس لئے اس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی پیشگوئی ہے۔ کیونکہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود کا بھی ظہور نہ ہوتا۔ ایک نے یہ سوال کرنا چاہا۔ کہ اگر پیشگوئیوں میں ایک قسم کا اشتباہ ہوتا ہے تو پھر اگر احمد سے مراد مسیح موعود لئے جائیں تو پھر تو اشتباہ نہ رہا۔ کیونکہ اسی نام کا مسیح موعود آ گیا۔ مگر دوسری بات شروع ہو جانے کیوجہ سے اس اعتراض کا اس نے پھر ذکر نہ کیا۔ مگر اسکا یہ جواب ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں بھی اشتباہ تو پیدا ہو گیا۔ کہ آیا اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یا مسیح موعود ہیں۔ پہلے مفسرین اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد لیتے رہے۔ پس ایک رنگ کا اخفا اس پیشگوئی میں بھی پایا گیا۔ غرض ترجیح اسی تفسیر کو دینی چاہیئے جسکی تائید میں زیادہ دلائل پائے جائیں۔ خاکسار جلال الدین شمس از لندن

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور جماعت احمدیہ

ہر سال بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ معہ صیغہ جات تجارتی بموقعہ مجلس مشاورت پیش ہوتا رہا ہے۔ مگر یہ کچھ اس طرز پر تیار کیا جاتا رہا۔ کہ اس کے پڑھنے سے یہ نہ معلوم ہو سکا۔ کہ کون کون صیغہ نقصان پر چل رہا ہے۔ نہ ناظر صاحبان نے کبھی ان صیغوں کی طرف جماعت کو بموقعہ مشاورت خاص طور پر توجہ دلائی۔ کہ فلاں صیغہ جات خسارہ پر چل رہے ہیں۔ تا اس خسارہ کو پورا کرنے کے لئے جماعت کو توجہ ہو۔

تحقیقاتی کمیشن کے کام کے سلسلہ میں مجھے قدرے تفصیل کے ساتھ حسابات دیکھنے پڑے۔ تو معلوم ہوا کہ سکول۔ الفضل۔ ریویو وغیرہ کی اس قدر آمدنی نہیں ہے۔ کہ وہ اپنا خرچ پورا کر سکیں یہ معاملہ گذشتہ مجلس مشاورت میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے نوٹس میں لایا گیا۔ تو حضور نے یہ کام ایک خاص کمیٹی کے سپرد کیا۔ جو اس بات پر غور کر کے رپورٹ کرے۔ کہ کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ جن سے ان صیغوں کی آمدنی بڑھ سکے۔ اور یہ اپنا خرچ آپ چلا سکیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول و پرائمری سکول بھی اس وقت اپنا خرچ پورا نہیں کر رہے فیس اور گرانٹ ملا کر بھی آمدنی اس قدر نہیں ہوتی۔ کہ خرچ پورا ہو جائے حالانکہ جماعت احمدیہ کا یہ واحد سکول ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ستمبر ۱۸۹۷ء میں مدرسہ کی بنیاد رکھتے وقت ایک اعلان بعنوان ایک ضروری فرض کی تبلیغ شائع فرمایا تھا جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے دوستو یقیناً یاد رکھو دنیا میں سچا مذہب جو ہر ایک غلطی سے پاک اور ہر ایک عیب سے منزہ ہے۔ صرف اسلام ہے۔ یہی مذہب ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے۔ اور خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاتا ہے۔ ایسے مذہب ہرگز خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔ جن میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اپنے جیسے انسان کو خدا کرکے مان لو یا جن میں یہ تعلیمیں ہیں کہ وہ ذات جو مبداء ہر ایک فیض ہے۔ وہ تمام جہان کا خالق نہیں ہے۔ بلکہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے چلے آتے ہیں۔ گویا خدا کی بادشاہت کی تمام بنیاد ایسی چیزوں پر ہے۔ جو اس کی قدرت سے پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ قدامت میں اس کے شریک اور اس کے برابر ہیں۔ سو جس کو علم اور معرفت عطا کی گئی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ جو ان تمام اہل مذاہب کو قابل رحم تصور کر کے سچائی کے دلائل ان کے سامنے رکھے۔ اور ضلالت کے گڑھے سے ان کو نکالے۔ اور خدا سے بھی دعا کرے۔ کہ یہ لوگ ان مہلک بیماریوں سے شفا پائیں اس لئے میں مناسب دیکھتا ہوں۔ کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں۔ اور جس طریق سے میں اس خدمت کو سرانجام دوں گا۔ میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اس طوفان ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے۔ سو میں مناسب دیکھتا ہوں۔ کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔ اور علاوہ تعلیم انگریزی کے ایک حصہ تعلیم کا وہ کتابیں رکھی جائیں۔ جو میری طرف سے اس غرض سے تالیف ہونگی۔ کہ مخالفوں کے تمام اعتراضات کا جواب دیکر بچوں کو اسلام کی خوبیاں سکھائی جائیں۔ اور مخالفوں کے عقیدوں کا بے اصل اور باطل ہونا سمجھایا جائے۔ اس طریق سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی ذریت نہ صرف مخالفوں کے حملوں سے محفوظ رہے گی۔ بلکہ جلد وہ وقت آئے گا۔ کہ حق کے طالب سچ کی روشنی اسلام میں پاکر باپوں اور بیٹوں اور بھائیوں کو اسلام کے لئے چھوڑ دیں گے۔ مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب توفیق اپنے دائمی چندہ سے اطلاع دیوے کہ اس کار خیر کی امداد میں کیا کچھ ماہوار مدد کر سکتا ہے۔ اگر یہ سرمایہ زیادہ ہو جائے۔ تو کیا تعجب ہے کہ یہ سکول انٹرنس تک ہو جائے۔" (از ریویو جلد ۴)

مدرسہ کا انتظام ۱۹۰۲ء تک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے سپرد رہا۔ جو اس وقت سکول کمیٹی کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۰۳ء تک مدرسہ کا انتظام حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے سپرد رہا۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں حضرت نواب صاحب نے مدرسہ کی مالی مشکلات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر حضور نے مندرجہ ذیل اعلان بعنوان **ایک ضروری امر اپنی جماعت کے لئے** شائع فرمایا۔ جس میں حضور نے لکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا ارشاد

"جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف سے ظہور میں آئی۔ تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی روح رکھتے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ایک ضروری بات جو اپنی جماعت کے آگے پیش کرنا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ لنگر خانہ کے لئے جس قدر میری جماعت وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہتی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علاوہ لنگر خانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو میں نکلتا ہے۔ جس کے لئے اکثر دوستوں نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان میں کھولا گیا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ نو عمر بچے ایک طرف تو تعلیم پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ اس طرح پر بہت آسانی سے ایک جماعت طیار ہو جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات ان کے ماں باپ بھی اس سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان دنوں میں ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات میں پڑا ہوا ہے۔ اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اپنے پاس سے اسی روپیہ ماہوار اس مدرسہ کی مدد کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی استادوں کی تنخواہیں ماہ بماہ ادا نہیں ہو سکتیں صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے۔ علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتیں ضروری ہیں۔ جو اب تک طیار نہیں ہو سکیں یہ غم علاوہ اور غموں کے میری جان کو کھا رہا ہے۔ اس کی بابت میں نے بہت سوچا کہ کیا کروں آخر یہ تدبیر میرے خیال میں آئی۔ کہ میں اس وقت اپنی جماعت کے مخلصوں کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤں کہ وہ اگر اس بات پر قادر ہوں کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے بھی کوئی ماہوار چندہ مقرر کریں تو چاہیئے کہ ہر ایک ان میں سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ نہ کچھ مقرر کرے جس کے ادا کرنے میں وہ ہرگز تخلف نہ کرے مگر کسی مجبوری سے جو قضاء و قدر سے واقع ہو اور جو صاحب ایسا نہ کر سکیں۔ ان کے لئے بالضرورت یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ جو کچھ وہ لنگر خانہ کے لئے بھیجتے ہیں اس کا چہارم حصہ براہ راست مدرسہ کے لئے نواب صاحب موصوف کے نام بھیج دیا کریں۔ لنگر خانہ میں شامل کرکے ہرگز نہ بھیجیں۔ بلکہ علیحدہ منی آرڈر کرا کر بھیجیں۔ اگرچہ لنگر خانہ کا فکر مجھے ہر روز کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے۔ اور میرے اوقات کو مشوش کرتا ہے۔ لیکن یہ غم بھی مجھ سے دیکھا نہیں جاتا اس لئے میں لکھتا ہوں کہ اس سلسلہ کے جوانمرد لوگ جن سے میں ہر طرح امید رکھتا ہوں کہ وہ میری اس التماس کو ردی کی طرح نہ پھینک دیں پوری توجہ سے اس پر کاربند ہوں۔ میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالے میرے دل میں ڈالتا ہے۔ میں نے خوب سوچا ہے۔ اور بار بار مطالعہ کیا ہے۔ میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے تو بڑی برکات کا موجب ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آ سکتی ہے۔ اگرچہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اکثر طالب علم نہ دین کے لئے بلکہ دنیا کے لئے پڑھتے ہیں۔ اور ان کے والدین کے خیالات بھی اسی حد تک محدود ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہر روز کی صحبت میں ضرور اثر ہوتا ہے۔ اگر بیس طالب علموں میں سے ایک بھی ایسا نکلے۔ جس کی طبیعت دینی امور کی طرف راغب ہو جائے اور وہ ہمارے سلسلہ اور ہماری تعلیم پر عمل کرنا شروع کرے۔ تب بھی میں خیال کروں گا۔ کہ ہم نے اس مدرسہ کی بنیاد سے اپنے مقصد کو پا لیا۔" (تذکرۃ الشہادتین)

سب کمیٹی سے گزارش

ممبران سب کمیٹی کی سہولت کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات نقل کر دیئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نصاب کا ایک ضروری حصہ وہ کتابیں ہونی چاہئیں۔ جن میں مخالفوں کے تمام اعتراضات کا جواب دے کر بچوں کو اسلام کی خوبیاں سکھائی جائیں اور مخالفوں کے عقیدوں کا بے اصل اور باطل ہونا سمجھایا جائے۔ دوسری بات جو اس اعلان سے عیاں ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضور نے اس امر کی تاکید فرمائی ہے۔ کہ ہر مخلص مدرسہ کے لئے کچھ نہ کچھ ماہانہ چندہ علیحدہ ادا کیا کرے۔ کمیٹی اگر غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ باوجود کوشش کے آمد اس قدر نہیں بڑھ سکتی۔ کہ خرچ پورا ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق مخلصین کو دعوت دی جائے۔ کہ وہ علاوہ باشرح چندہ کے جو صدر انجمن کو دیا جاتا ہے۔ مدرسہ کے لئے خاص چندہ ماہانہ بھی دیا کریں پہلے کمیٹی کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ تعداد طلباء کے بڑھنے سے کس قدر اضافہ ہو سکتا ہے۔ فیس بڑھا دی جائے۔ تو کس قدر آمد بڑھ سکتی ہے۔ سب ٹرینڈ ٹیچر رکھے جائیں۔ تو گرانٹ سرکاری میں کیا اضافہ ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ جو گرانٹ فی الحال دیتی ہے۔ کیا اس میں زیادتی کی گنجائش ہے۔ گورنمنٹ کے علاوہ سمال ٹاؤن کمیٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ سے بھی کیا گرانٹ مل سکتی ہے غرضیکہ اور جس قدر ذرائع آمد بڑھانے کے ممکن ہیں۔ ان پر خوب غور کیا جائے۔ اور ان تجاویز کو جو پاس ہوں۔ عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے۔

خاکسار۔ عبد الحمید ریلوے آڈیٹر

یوم التبلیغ کے متعلق اطلاعات

یوم التبلیغ کے متعلق حسب ذیل مقامات سے مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

(۱) لائل پور (۲) ڈنگہ ضلع گجرات (۳) شملہ (۴) بمبئی سٹرقیو (۵) کالا گوجراں ضلع جہلم (۶) بھاگل پور (۷) امرادتی کیمپ (۸) حیدر آباد سندھ (۹) گریام (۱۰) کمال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوجرہ کی مذہبی کانفرنس میں احمدی مبلغ کی تقریر

گوجرہ میں آریہ سماج کی کمار سبھا کی طرف سے مذہبی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں تمام مذاہب کی انجمنوں کو مدعو کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ امسال بھی گذشتہ سال کی طرح جماعت عالیہ احمدیہ نے دعوت قبول کی۔ ۳ر اپریل کو کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ جس میں عیسائی مسلم سکھ۔ سناتن دھرمی اور آریہ نمائندوں نے مقررہ مضمون یعنی "مجھے میرا دھرم کیوں پیارا ہے" پر علی الترتیب یکے بعد دیگرے لیکچر دئے۔

مسلم نمائندہ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ جو جماعت احمدیہ گوجرہ کی درخواست پر تشریف لائے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی۔ کہ احرار نے باوجودیکہ آریہ انہیں ہر سال مدعو کرتے ہیں۔ کبھی اسلام کی نمائندگی کا حق ادا نہیں کیا۔

چونکہ عیسائی نمائندہ نے اپنے مضمون میں قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلام اور دیگر مذاہب پر حملے کئے۔ اس لئے قاضی محمد نذیر صاحب نے اپنے لیکچر سے پہلے عیسائی نمائندہ کے اعتراضات کے دنداں شکن جواب دئے۔ اور ساتھ ہی اس کی خیالی مساوات کا رد کرتے ہوئے جو کہ اس نے اسلام کے مقابل پر پیش کی تھی۔ فرمایا۔ کہ اسلام میں شیخ کے معنے بزرگ کے ہیں۔ جو کہ باعزت نام ہے۔ اور نومسلم کی بزرگی پر دلالت کرتا ہے۔ باقی رہا یہ کہ سوسائٹی کے پورے پورے حقوق عیسائی ہونے والے کو دئے جاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ ذرا امریکہ میں جا کر دیکھئے تو سہی۔ کہ کالے اور گورے آدمیوں کے الگ الگ گرجے ہیں۔ گورے آدمی کالوں کو اپنے گرجہ میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ لطیفہ سنایا۔ کہ ایک کالا لڑکا گوروں کے گرجہ میں داخل ہونے کے لئے پادری سے ملا تو پادری نے ٹالنے کے لئے اس کو کہا پہلے تم یسوع مسیح سے اس گرجہ میں داخل ہونے کی اجازت لے آؤ۔ پھر تمہیں اسمیں داخل کیا جائیگا۔ وہ لڑکا بہت ہوشیار تھا۔ چند دن ٹھہر کر پھر پادری سے ملا اور کہا۔ کہ یسوع مسیح مجھے خواب میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا ہے۔ کہ اے کالے لڑکے تو کیوں گورے آدمیوں کے گرجے میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ جبکہ میں خود اٹھارہ سو سال سے کوشش کرنے کے باوجود ایشیائی ہونے کی وجہ سے داخل نہیں ہو سکا۔

مولانا ممدوح کا لیکچر کہ اسلام مجھے کیوں پیارا ہے۔ بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ اور اکثر حاضرین نے آپ کے لیکچر کو تمام لیکچروں پر ترجیح دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۴ر مارچ کو آریہ دوستوں کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ مہاشہ چرنجی لال پریم اس موضوع پر کہ کیا وید کامل ایشوری گیان ہے۔ یا کہ قرآن۔ لیکچر دینگے۔ اور لیکچر کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا جائے گا۔ ۴ر مارچ کی شام کو قاضی محمد نذیر صاحب چند مقامی احمدی احباب کے ہمراہ آریہ مندر میں تشریف لے گئے۔ مہاشہ صاحب کی تقریر کے بعد ہمیں سوالات کا وقت صرف دس منٹ دیا گیا۔ اس قلیل وقت میں مولانا قاضی صاحب نے آریہ مقرر کی تمام تقریر کے تار و پود بکھیر کر رکھ دئے۔ چونکہ مہاشہ صاحب نے اپنے لیکچر کے آخر میں کہا تھا۔ کہ اگر مسلمان قرآن شریف سے کوئی ایسی تعلیم ثابت کریں۔ جو کہ ویدوں میں نہ ہو۔ تو پھر میں مان لوں گا۔ کہ وید کامل ایشوری گیان نہیں ہیں۔ اسپر قاضی صاحب نے اپنے وقت میں جو کہ دس منٹ دیا گیا تھا۔ کہا کہ قرآن شریف بیوہ عورت کے نکاح ثانی کا حکم دیتا ہے۔ جو کہ ویدوں میں نہیں ہے۔

مہاشہ صاحب نے جواب میں کہا کہ ویدوں میں بیوہ کو آگیا ہے۔ کہ وہ نیوگ کر کے اولاد حاصل کرے۔ اصل کام تو عورت سے اولاد حاصل کرنا ہے۔ باقی ذرائع کا اختلاف ہے۔ جو کہ بالکل معمولی بات ہے۔ یہ جواب سنکر اکثر حاضرین ہنس پڑے۔ جب مہاشہ جی نے اپنی پسپائی محسوس کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الہامات پر مضحکہ اڑانا شروع کر دیا۔

چونکہ اس وقت آریوں کی طرف سے ہمیں مزید وقت نہ دیا گیا۔ اس لئے ۵ر اپریل کو جماعت احمدیہ گوجرہ نے ایک علیحدہ جلسہ اپنی مسجد میں منعقد کیا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب نے اسلام اور آریہ دھرم پر ایک مبسوط لیکچر دیا۔ جس میں آریہ پنڈت کے اعتراضات کے مفصل جواب دینے کے بعد مسئلہ نیوگ اور تناسخ پر سیر کن روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ میں سکھ عیسائیوں نے دیانندجی کی نیوگ کی تعلیم پر تعجب کا اظہار کیا۔ یہ لیکچر دو گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں صاحب صدر کی طرف سے سوالات کے لئے وقت دیا گیا۔ لیکن آریوں میں سے کسی نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

غلام حسین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

نہایت افسوسناک واقعہ

۹ر اپریل کو خانصاحب نفیر محمد خانصاحب ایگزیکٹو انجنیر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اکلوتے فرزند کیپٹن نثار احمد خاں آئی۔ ایم۔ ایس کنوائی کے ہمراہ منزئی سے وانا کی طرف جا رہے تھے ماتنک سے ۳ میل کے فاصلہ پر مسعودوں نے ایک پل توڑ دیا تھا۔ وہاں سب موٹریں رک گئیں۔ اور پہاڑی رستہ کے سبب واپس بھی نہ مڑ سکتی تھیں۔ مسعودوں نے حملہ کر کے سب افسروں کو جو تعداد میں انیس تھے مار دیا۔ اور خانصاحب کا یہ لڑکا بھی مارا گیا۔ مرحوم کے دو لڑکے اور ایک

ایک نفع مند کام

میں صدر انجمن احمدیہ کی منظوری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی پسندیدگی کے بعد یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ محلہ دار الانوار میں جو زمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کوٹھی کے سامنے ہے۔ اور جو صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ اسپر گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا جائے۔ اگر کوئی صاحب پانچ ہزار روپیہ لاگت لگا کر صدر انجمن احمدیہ کے نقشہ کے مطابق اسپر عمارت کھڑی کر دیں گے۔ تو ان کی رقم کی واپسی تک اس عمارت کا کرایہ ملتا رہیگا۔ یعنی وہ عمارت روپیہ لگانے والے صاحب کے پاس گرو رہیگی اور جب تک صدر انجمن احمدیہ اس عمارت کو فک نہ کرائیگی اس کا کرایہ ادا کرتی رہیگی۔ یہ کاروبار نہایت مفید اور انشاء اللہ معاملہ کرنے والے کے لئے بابرکت ہوگا۔ کرایہ کا اندازہ ایسے مکان کے لئے جسپر پانچ ہزار لاگت آوے ۳۰ روپیہ ماہوار تک ہے۔ بہر حال تفصیلی شرائط خط و کتابت سے طے ہو سکتے ہیں۔ امید ہے کہ پانچ ہزار روپیہ تک اس کام پر لگانے والے دوست بواپسی مجھے مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ ان کے نام معہ شرائط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کر کے اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

ناظر ضیافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہونہار احمدی بچہ

ہماری جماعت کا ایک ہونہار بچہ بشیر احمد خان نے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں جماعت چہارم کے امتحان میں تحصیل ڈیرہ غازی خان کے جملہ طلباء میں سے اول رہا اور وظیفہ حاصل کیا۔ اب ضلع ڈیرہ غازی خان کے جملہ طلباء ورنیکلر فائینل کے امتحان میں فسٹ رہا ہے۔ اب عزیزہ کی عمر ۱۲½ سال ہے۔ اس پس ماندہ ضلع میں ایک احمدی بچہ کی یہ کامیابی بہت خوشی کا موجب ہے۔

خاکسار: عبدالستار خان احمدی سکرٹری جماعت شادن لنڈ

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۹ اپریل میں اضافہ کردہ موصیوں کی فہرست میں محترمہ حسن اختر بانو صاحبہ کا پتہ غلط درج ہو گیا ہے۔ محترمہ خان بہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب بنگال کی اہلیہ ہیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

قادیان میں بکفالت جائداد روپیہ لگانے کا بہترین موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کی بعض عمارتیں اور اراضیات جو انجمن کے پاس رہن ہیں۔ ان کے حقوق مرتہنی بیع ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے بعض کی آمدنی ۷۵ روپے ماہوار تک بھی ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی رقوم کی تعداد سے مطلع کریں۔ تو ان کے نام حسب مقدار رقم مناسب جائداد رہن کر دی جائے گی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

جامِ جم کا ظہور

مگر وہ جامِ جم نہیں جسے جمشید نے مٹی سے تیار کرایا تھا۔ اور جو حوادث روزگار کے ایک سخت جھٹکے میں دنیا سے ناپید ہو گیا بلکہ وہ

جامِ جم

جو بلحاظ زیب کتابت، طباعت کے شائع ہر ماہ بہر پور اسٹریٹ دہلی سے رسالہ کی صورت میں شائع ہوتا ہے جس میں زمانہ سابق و حال کے نامور شعراء، ادباء، حکماء اور فضلاء کے نادر نگارشات کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے جو دوسری جگہ ہرگز دستیاب نہیں ہو سکتے جس کی ادارت و ترتیب ملک کے نامور جدید نگاروں افسانہ نگاروں شاعروں اور ادیبوں کے ہاتھوں میں ہے اور ان تمام خوبیوں کے باوجود ہر صاحب ذوق کی خدمت میں پورے سال بھر تک

بالکل مفت

حاضر کیا جاتا ہے۔ صرف ڈاک خرچ کے لئے ۳ کے ٹکٹ بھیجکر جو صاحب چاہیں سال بھر تک اپنے نام جاری رکھ سکتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی بالتصویر سالنامہ جامِ جم بھی حاصل کر سکتے ہیں جو چشم و دل کی مکمل تفریح اور تفنن کا قابل قدر ذخیرہ ہے آج ہی ۳ کے ٹکٹ بھیجکر سال بھر کے لئے جاری کرا لیجئے۔ ضروری نوٹ:۔ یہ رعایت صرف اس مہینے کے آخر تک قائم رہے گی اسکے بعد جامِ جم ایک روپیہ سالانہ سے کسی طرح کم قیمت پر نہیں مل سکیگا۔ مشترین کے لئے یہ بہترین نادر موقع ہے۔ مینیجر جامِ جم دہلی

عکسی درثمین

میں درثمین اردو کی بلاکوں کے ذریعہ عکسی چھپائی کا آغاز کر رہا ہوں اس کام میں بہت سی مشکلات ہیں احباب کامیابی کیلئے دعا کریں۔ م

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی

عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبدالغنی خانصاحب رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے۔ اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جو کہ عالیجناب حکیم عبدالغنی خانصاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نورالدین صاحب بھیروی اور وید مان سنگھ صاحب سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

مخصوص مجربات دواخانہ

حب بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس (۲۱) یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (۵) ہے۔

حیات نسواں سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے۔ اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

ماء اللحم خاص الخاص بہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے۔ اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈال کر استعمال کیا جائے تو اعضائے رئیسہ کو قوت دینے کے لئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قیمت فی بوتل پانچ روپے (۵)

حالات مرض تحریر کر کے عالیجناب حکیم عبدالغنی خانصاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اسکے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے۔ قیمت ڈھائی روپے (۲/۸)

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۲ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس آنریبل چوہدری سر شہاب الدین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مسٹر کے ایل گابا نے تحریک التوا پیش کی۔ کہ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کی تقریر پر بحث کی جائے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے رائے ظاہر کی۔ کہ یہ تحریک بے ضابطہ ہے۔ لیکن سپیکر نے اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے بحث کی اجازت دیدی۔ اور کہا کہ بحث ہاؤس کی دوسری کارروائی ختم ہو جانے کے بعد ہو گی۔ سر سکندر حیات خان نے مسودہ قانون پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی پیش کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ کسی شخص کو محض اس بنا پر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا رکن منتخب کئے جانے یا رکن ہونے کے ناقابل نہیں سمجھا جائے گا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل عہدوں میں سے کسی عہدے پر فائز ہے۔ (۱) پارلیمنٹری سکرٹری کا عہدہ (۲) ایکٹ ہذا کی جدول میں مندرجہ عہدوں میں سے کوئی عہدہ یعنی نمبردار۔ انعام دار۔ سفید پوش۔ یا ذیلدار اور سب رجسٹرار۔ بعض ارکان نے اس بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کے لئے اور بعض نے مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے کی تحریک کی۔ سر سکندر حیات خان نے حکومت کی جانب سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ امر مشتبہ ہے۔ کہ آیا یہ افسران جن کا بل میں ذکر کیا گیا ہے۔ واقعی سرکار کے افسران ہیں۔ حکومت اس شک کو رفع کرنا چاہتی ہے۔ مزید کہا۔ کہ مجھے یہ معلوم ہے۔ کہ نیا آئین پُر نقص ہے مگر ہم صوبہ کے فائدہ کے لئے اس کا بہترین استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے ہاؤس کو یقین دلایا اور اعلان کیا۔ کہ اگر گورنر نے کسی ایسے فیصلہ میں مداخلت کی۔ جس سے صوبہ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ تو ہم سب سے پہلے اپنے عہدوں سے مستعفی ہونگے۔ اس کے بعد بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کی تجویز مسترد ہو گئی۔ اور دوسری ترامیم بھی مسترد ہو گئیں۔ اور مسودہ قانون منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں لارڈ زٹلینڈ کی تقریر پر بحث کرنے کے لئے مسٹر گابا کی تحریک التوا پر بحث ہوئی بہت سے ارکان نے تقریریں کیں۔ آخر سوا آٹھ بجے بحث ختم کر دی گئی۔

کلکتہ ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کو لکھا ہے۔ کہ مسٹر نلینی رنجن سرکار کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے۔ کیونکہ انہوں نے کانگرس کے فیصلے کے علی الرغم وزارت قبول کر لی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے مسٹر سرکار سے جواب طلب کیا ہے

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ آج مقامی پولیس نے متعدد مکانات پر چھاپے مارے اور تلاشیاں لیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک بم دو ریوالور اور بہت کارتوس برآمد ہوئے۔ پولیس نے تقریباً ایک درجن نوجوانوں کو حراست میں لے لیا ہے

لاہور ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ چوہدری افضل حق احراری نے جو گزشتہ انتخابات میں رانا نصر اللہ خان کے مقابلہ میں ناکام رہے تھے آخرالذکر کے خلاف عذرداری کی ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ کل کابینہ برطانیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہسپانوی سمندر میں برطانی جہازوں کی آمد و رفت میں مشکلات کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ برطانیہ کے ایک بحری افسر کی بلباؤ کی طرف روانگی کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ سمندر کے اس حصہ میں رکے ہوئے چار برطانوی جہازوں کو مشورہ دیں۔ کہ وہ عارضی طور پر فرانس کے علاقہ میں داخل ہو جائیں۔

میڈرڈ ۱۲ اپریل۔ کل صبح میڈرڈ پر بھاری بم باری کی گئی۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں پر اچانک گولے برسائے گئے۔ عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ سرکاری توپ خانہ نے شہر کے اردگرد باغیوں کے خطوط پر زبردست بم باری کی اور ہوائی جہازوں نے باغیوں کی خندقوں کو گولیوں سے اڑا دیا

مدراس ۱۲ اپریل مسٹر ایم۔ کے ریڈی پریس کو اطلاع دیتے ہیں کہ انہیں حکومت کی طرف سے دیوان بہادر کا جو خطاب ملا ہے۔ وہ اسے واپس کر رہے ہیں۔ آخر میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ اس فیصلہ پر اس لئے پہنچے ہیں کہ عوام کی مرضی کے خلاف وزارت مرتب کر لی گئی ہے۔

راولپنڈی ۱۲ اپریل اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیکنڈ بریگیڈ راولپنڈی کی دو رجمنٹیں وزیرستان کو جا رہی ہیں۔ فوجی کمک کی اس روانگی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت وزیرستان میں شدید اقدامات کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

کلکتہ ۱۲ اپریل معلوم ہوا ہے مسٹر حسن سہروردی چیف میڈیکل آفیسر اور مسٹر ایس۔ ایم۔ لوئیس بیرسٹر بنگال سروس کمیشن کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔ مسٹر رابرٹس۔ آئی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ) کمیشن کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ صدر کی تنخواہ ۳ ہزار روپیہ اور ارکان کی تنخواہ ۲۰۱ - ۲ ہزار روپیہ ماہوار ہوگی۔

کلکتہ ۱۲ اپریل۔ مسٹر نلینی رنجن سرکار فنانس منسٹر بنگال نے کل شام جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے ممبروں کے ساتھ گفتگو کے دوران میں کہا۔ کہ پہلے بجٹ میں نئے ٹیکس لگانے کی کوئی تجویز نہیں میں یہ کہنے کو تیار نہیں۔ کہ نئے آئین کے ماتحت ہم کوئی کام سرانجام دے سکتے ہیں یا نہیں لیکن اتنا عرض کرونگا۔ کہ ان محدود ذرائع سے جو جدید آئین کی رو سے ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔ ہم عوام کو ان کی جنگ آزادی میں زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچا سکیں گے۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر جنرل کی مجلس عاملہ میں شعبہ جات کی ایک نئی تقسیم کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائے گا۔ چنانچہ کامرس کو ریلوے سے علیحدہ کر کے اسے صنعت کے شعبہ سے ملا دیا جائے گا۔ اور ریلوے ڈاک خانہ جات۔ ہوا بازی۔ براڈ کاسٹنگ اور سڑکوں وغیرہ کو ملا کر شعبہ رسل و رسائل کے ماتحت کر دیا جائے گا۔

امرتسر ۱۲ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۲ آنے بیساکھ ۳ روپے ۱۱ آنے ۹ پائی ہاڑ ۳ روپے ۱۱ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۸ آنے کھانڈ ۸ روپے سے ۹ روپے تک روئی ۱۸ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے اور چاندی دیسی ۵۴ روپے ۸ آنے

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ درہ کوہاٹ سے پٹھانوں کی دو پارٹیوں میں خونریز فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر تین آدمی قتل اور متعدد مجروح ہوئے۔

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ کوہاٹ سے موصول شدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈاکہ کی ایک اور خطرناک واردات رونما ہوئی ہے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکوؤں کی ایک جمعیت نے درہ کوہاٹ کی سڑک پر تقل اور سینوم کے مقامات کے درمیان مسافروں کی بھری ہوئی ایک لاری پر حملہ کر دیا۔ اس سے مسافروں اور ڈاکوؤں میں زبردست ہنگامہ شروع ہو گیا جس کے نتیجے میں چار مسافر ہلاک ہو گئے۔ اور کئی ایک مجروح ہوئے اس کے بعد ڈاکو مسافروں کا تمام مال و اسباب لوٹ کر چلے گئے۔ اس واقعہ کا وزیرستان کے مخالف قبائل کی شورش سے کوئی تعلق نہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی